# NATIONAL ASSEMBLY SECRETARIAT

## REPORT OF THE STANDING COMMITTEE ON ENERGY (POWER DIVISION) ON THE MATTER REGARDING THE DISCONNECTION, OVERBILLING AND UNANNOUNCED LOAD SHEDDING IN KARACHI AND ERSTWHILE FATA

I, Chairman of the Standing Committee on Energy (Power Division), have the honour to present this report on the matter regarding the disconnection, overbilling and unannounced load shedding in Karachi and erstwhile FATA moved by Mr. Muhammad Iqbal and Syed Rafiullah, MNAs referred to Committee on 29th April, 2024.

2. The Committee consists of the following:-

| | | |
|---|---|---|
| 1. | **Mr. Muhammad Idrees** | **Chairman** |
| 2. | Mr. Amir Muqam | Member |
| 3. | Dr. Tariq Fazal Chaudhary | Member |
| 4. | Sheikh Aftab Ahmed | Member |
| 5. | Raja Qamar Ul Islam | Member |
| 6. | Chaudhary Naseer Ahmed Abbas | Member |
| 7. | Syed Mustafa Kamal | Member |
| 8. | Syeda Nosheen Iftikhar | Member |
| 9. | Rana Muhammad Hayat Khan | Member |
| 10. | Mr. Muhammad Shahryar Khan Mahar | Member |
| 11. | Mr. Khurshid Ahmed Junejo | Member |
| 12. | Mr. Nouman Islam Shaikh | Member |
| 13. | Syed Abrar Ali Shah | Member |
| 14. | Syed Waseem Hussain | Member |
| 15. | Mr. Junaid Akbar | Member |
| 16. | Malik Anwar Taj | Member |
| 17. | Mr. Sher Ali Arbab | Member |
| 18. | Haji Imtiaz Ahmed Choudhry | Member |
| 19. | Mr. Ali Afzal Sahi | Member |
| 20. | Malik Muhammad Aamir Dogar | Member |
| 21. | Sardar Awais Ahmad Khan Leghari, Federal Minister for Energy (Power Division) | Ex-Officio Member |

3. The Committee discussed the subject matter, placed at (Annexure-A), in its meetings held on 11th July, 16th August, 3rd October, 2024 and 9th January, 2025. The Committee disposed of the matter with the recommendation that Ministry should continue its efforts to resolve the matter permanently.

sd/-
**(TAHIR HUSSAIN)**
Secretary General
Islamabad, the 25th February, 2025

sd/-
**(MR. MUHAMMAD IDREES)**
Chairman

**جناب سپیکر:** اعظم صاحب Minister for Parliamentary Affairs یہ ذرا نوٹ کیجیے جو یہ بات کر رہے ہیں۔

**جناب محمد اقبال خان:** کیا اگر ایک طرف فاٹا کا انضمام کیا گیا وہاں پر وعدے کیے گئے transition period ہے، وہاں پر taxes شروع ہو گئے اور وہاں پر جو بجلی تھی وہ ختم کر دی گئی ہے تو قبائل کے لوگ کہاں جائیں، قبائل میں کاروبار نہیں ہیں، جو روزگار کے مواقع تھے وہاں جو کاشت کا کام تھا وہاں پر بھنگ وہ سب کچھ ختم کر دی گئی ہے تو لہٰذا میں آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ ایک جو NFC Award کے جو پیسے ہیں وہ release کیے جائیں تاکہ وہاں پر جو جاری منصوبے ہیں وہ پایۂ تکمیل تک تو پہنچے۔ وہاں پر بجلی کے جو سولہ ارب روپے سالانہ دیا کرتے تھے وہ پھر سے وہاں پر جاری کر دیے جائیں تاکہ قبائل کے بچے تعلیم حاصل کر سکیں، وہاں پر رات کو اور نہ دن کو بجلی ہوتی ہے اور وہاں پر جو فیکٹریاں ہیں ان کو چوبیس گھنٹے بجلی ملتی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ بجلی کاٹ دی گئی ہے ان کی بحالی وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے وہ فوری طور پر بحال کی جائے۔ شکریہ۔

**جناب سپیکر:** جناب امیر مقام صاحب۔

**وزیر برائے ریاستیں و سرحدی امور، امور کشمیر و گلگت بلتستان (انجنیئر امیر مقام):** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! شکریہ جناب سپیکر! ہم کافی عرصے سے جب سے اسمبلی بنی ہے اور نئی پارلیمنٹ وجود میں آئی ہے۔ اسی طرف سے ایک بات سنتے آرہے ہیں آئین اور قانون۔ میں نے آج ان سے یہ استدعا ہے کہ

29-4-24

صاحب کو کہیں کہ اس HESCO کے مسئلے کو فوری طور پر take up کریں۔ کیونکہ HESCO کے ملازمین چھٹیوں پر جارہے ہیں کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

**جناب سپیکر:** اقبال آفریدی صاحب on Point of Order۔ ایک سیکنڈ آفریدی صاحب، دیکھیے یہ لسٹ آپ کی جماعت نے لکھ کر دی ہے وہ باری آئے گی تو دوں گا۔ ابھی اقبال آفریدی صاحب بات کرلیں۔

**جناب محمد اقبال خان:** شکریہ جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں اپنے محترم اپنے قائد عمران خان صاحب کا کہ اس کے دور میں فاٹا میں مثالی امن رہا، وہاں پر خوشی تھی، وہاں پر کاروبار تھا، وہاں پر صحت کارڈ تھا، وہاں پر لنگر خانے تھے۔ لیکن جیسے ہی 2022 میں ان کی حکومت ختم ہوگئی تو فاٹا کی عوام ظلم، جبر وبربیت کا شکار ہوئی۔ وہاں پر پھر سے militancy کا دور آیا، وہاں پر drone attacks شروع ہوگئے، وہاں پر جو امن تھا وہ ختم کر دیا گیا، پھر وہاں پر طالبان آگئے اوران کے گھروں میں گھس گئے ہیں اور وہاں پر سیکیورٹی فورسز والے آگئے ہیں اور جو رہی کسر تھی وہ بھی ختم ہوگئی اور وہاں پر پھر سے militancy کا دور آگیا ہے اور لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! عمران خان کے دور حکومت میں چھ گھنٹے بجلی ملتی تھی قبائلی عوام کو اور آج جو ہے ان پر بجلی بند کر دی گئی ہے، جو سولہ ارب روپے عمران خان صاحب دے رہے تھے ان کو ختم کر کے اب فاٹا میں بجلی کاٹ دی گئی ہے۔

**سید رفیع اللہ:** بہت شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس ہاؤس۔

(مداخلت)

**جناب سپیکر:** نہیں، نہیں تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔

**سید رفیع اللہ:** جناب سپیکر! میری آپ سے ریکویسٹ یہ ہے کہ میرے ان دوستوں کو کہیں کہ جب اس سائیڈ سے بات ہو رہی ہوتی ہے تو اتنا شور کیوں کرتے ہیں؟ کیا یہاں سے اتنی کچی بات ہوتی ہے کہ آپ، مطلب یہ ضروری ہے کہ جب وہاں سے بات ہو گی تو پھر یہ شور شرابہ ہے ہم یہاں نہیں کر سکتے۔ کیا ہمارے کسی نے منہ اور، ہم ایک پولیٹیکل ورکر ہیں۔ آپ کی آواز، آپ کو جب فلور دیا جاتا ہے، آپ کے سینیئر کو فلور دیا جاتا ہے کھل کے آپ بات کرتے اور کریں۔ اتنا حوصلہ رکھیں کہ دوسرے معزز ممبر کی بھی بات آپ سنیں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ آپ کے شور شرابے سے شاید وہ موقف اس طریقے سے نہ پہنچے لوگوں تک۔

تو جناب سپیکر میں آتا ہوں اپنے حلقے کے حوالے سے خاص طور سے کراچی میں، میں نے اس دن بھی آپ سے ایک بل کا ذکر کیا تھا جس میں آپ نے مہربانی فرمائی تھی کہ کاپی مانگی تھی میں نے آپ کے آفس میں دی ہے۔ سر ابھی بھی کراچی میں اس دن منسٹر صاحب گئے، انہوں نے بھی commitment کی سر گھنٹوں گھنٹو بجلی نہیں ہے اور لوگ پریشان ہیں، patients مریض اور خاص طور سے پھر دوبارہ over-billing بھی یہ کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد بولتے ہیں کہ یہ علاقہ faulty ہے یہ علاقہ جناب سپیکر! اگر ہاؤس اس طریقے سے، انہوں نے اس طریقے یہ behavior رکھنا ہے۔ تو اس طرح میں بھی کر سکتا ہوں، اس سے اچھا کر سکتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** ایک سیکنڈ، میری آنر ایبل ممبرز سے گزارش ہے آپ کو بھی point of orders مل رہے ہیں۔ یہی موقع ہے آپ لوگوں کے بات کرنے کا۔ اگر آپ لوگ سب کی بات سن لیں گے تو پھر یہ بھی disturb نہیں کریں گے اور آپ بھی disturb نہیں۔ تو اس لیے مہربانی کر کے ایک بڑا important point ہے جس طرح اقبال آفریدی صاحب نے کہا تھا اسی طرح یہ بھی point such کر رہے ہیں جو کہ نیشنل interest کی چیز ہے۔ جی

**سید رفیع اللہ:** جناب اسپیکر بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اقبال آفریدی صاحب کو بھی second کرتا ہوں۔ خیبر پختون خواہ کا وہ حصہ جو merge ہو چکا ہے not FAT چونکہ merge ہو چکا ہے اب وہ خیبر پختونخوا کا حصہ ہے۔ اس ایریے میں بھی آج بھی اگر ان کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے، بلوچستان میں جو کہ B area کہا جاتا ہے پشین، ژوب، لورائی آپ کا قلات اور خضدار چلے جائیں چھ چھ گھنٹے کی بجلی دی جاتی ہے اور وہاں پر ہماری زراعت تباہ ہو رہی ہے۔

تو میری آپ سر جناب سپیکر یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں خاص طور سے کے الیکٹرک کے حوالے سے اس ایشو پہ یا منسٹر صاحب کو پابند کریں اس کو کمیٹی میں بھیجیں۔ ایک پچھلے دور میں ہماری اس پہ ایک بڑی زبردست بات چیت ہوئی تھی جب یہ قائمہ کمیٹی میں آئے تھے۔ تو تھوڑا فرق پڑا تھا۔ آپ سے میری humble request ہے اگر آپ بہتر سمجھتے ہیں تو اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں تاکہ جو آپ کمیٹیاں form کرنے جا رہے ہیں۔ اس میں ہم اس ایشو کو properly کیونکہ منسٹر صاحب کے جانے سے ایشو حل نہیں ہوا۔ اور اگر آپ ان کو وہاں پر کمیٹی میں یہ آتے ہیں۔ تو responsible بنتے ہیں پھر وہاں answerable ہوتے ہیں اور کوئی commitment کر کے جاتے ہیں تھوڑی بہت ہمیں اس سے ایک ریلیف مل جاتا ہے۔ Thank you سر۔

**جناب سپیکر:** جی یہ ٹھیک ہے کہ ایک important issue ہے فاٹا کا بھی اور یہ بھی۔ اس کو کمیٹی میں refer کر دیں گے۔

Followed by P15Apr29.

جناب حمید حسین: تو ان کے خلاف انہوں نے یہ پیسے demand کئے ہیں اور اس وجہ سے وہ ان کے خلاف مطلوب کا لفظ لکھ لیتے ہیں جو کہ ECL میں ڈال دیئے جاتے ہیں تو اس میں ایسے غریب لوگ ہیں جو گیارہ بارہ سال سے اُدھر پڑے ہیں اور وہ اپنے ملک نہیں آسکتے۔ کیونکہ ان کے پاس وہ پیسے نہیں ہیں جو انہوں نے ان پر penalty ڈالی ہے تو اس وجہ سے وہ گیارہ بارہ یا پندرہ سال سے ادھر ہی پڑے ہیں ۔کچھ آٹھ سال سے اور وہ غریب لوگ آج تک ادھر ہی ہیں اِدھر اپنے ملک نہیں آسکتے۔ تو میرا یہ مطالبہ ہے کہ جو concerned Foreign Office ہے یا Middle East سے جن کا تعلق ہے ان کو یہ بتایا جائے کہ ان غریب لوگوں کے پاس یہ پیسے نہیں ہیں۔ کسی طریقے سے یا تو سعودی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ جو زکوۃ وغیرہ وہ دیتے ہیں اسی لحاظ سے ان کی payment کر دیں یا گورنمنٹ کوئی اس طرح ان کی کوئی payment کروا کر ان کی جان چھڑائی جائے تا کہ وہ اپنے بچوں سے مل جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب یہ لیجئے۔ منسٹر صاحب کو دیں تا کہ relevant منسٹری سے کریں یہ لوگ جو محنت کر کے پاکستان پیسے بھیجتے ہیں۔

جناب حمید حسین: سپیکر صاحب یہ بہت سارے دوسرے ملکوں میں بھی ہیں، اور بھی بہت سارے ملکوں میں ایسے غریب لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: آپ covering letter لکھ کر اس میں ساری details لکھ کر دیجئے۔

جناب حمید حسین: میں پکڑا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تا کہ یہ آگے اس کو take-up کریں۔

جناب حمید حسین: اس کے ساتھ سر میں اپنے اقبال بھائی کی بات آگے بڑھاتے ہوئے کہ جس [redacted] طرح فاٹا میں بجلی کا بحران ہے۔

[redacted]

جاری۔۔۔

**سید رفیع اللہ:** تھوڑا بہت ہمیں اس سے ایک relief مل جاتا ہے۔ شکریہ۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے ایک important ایشو ہے فاٹا کا بھی اور یہ بھی۔ اس کو committee میں refer کر دیں گے۔ حمید حسین صاحب on point of order۔

(مداخلت)

**جناب سپیکر:** نہیں جواب نہ دیں انہوں نے آپ کا نام نہیں لیا۔ حمید صاحب۔

**جناب حمید حسین:** بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر میں آپ کی اور اس House کی توجہ ایک بہت ہی اہم نقطہ کی طرف attract کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح سب کو معلوم ہے کہ ہمارا ایک بہت غریب، مزدور اور محروم طبقہ ملک سے باہر مزدوری کیلئے جاتا ہے اور وہ اِدھر سے جاکر ہمارے ملک کے زرمبادلہ میں کافی حد تک اپنا حصہ بھی ڈالتے ہیں۔ وہ غریب لوگ جہاں جب ادھر مزدوری کرتے ہیں تو کچھ لوگ اپنے sponsor سے جب پیسے مانگتے ہیں تو بجائے اس کے کہ sponsors ان کو اپنے پیسے دیدیں ان کے خلاف اپنا کوئی claim کروالیتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے میرے پاس اپنوں حلقے کے کچھ 15 یا 16 بندوں کی لسٹ بھی پڑی ہے جو ادھر لیگل طور پر stay کر رہے ہیں لیکن ان کے خلاف انہوں نے claim، کسی نے 16 ہزار سعودی ریال، کسی کے ذمہ 15 ہزار اور اس طرح کے۔

**جناب سپیکر:** اعظم صاحب یہ جو بات کر رہے ہیں ذرا یہ نوٹ کریں پھر refer کریں to the relevant Ministry.

جناب سپیکر: وہ ہم کمیٹی کو refer کر رہے ہیں آپ نے بھی ذکر کیا، پہلے بھی کیا۔

[redacted]

جناب حمید حسین: سر بہت برا حال ہے اس پر لازماً غور کیا جائے اور اس کی بات کی جائے۔

جناب سپیکر: اس کو ہم کمیٹی کو refer کر دیں گے۔

[redacted]

جناب حمید حسین: ٹھیک ہے، Thank you۔

جناب سپیکر: خورشید جونیجو صاحب۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ کا تو لسٹ میں نام ہی نہیں ہے آپ کدھر سے آ گئے۔ خورشید جونیجو صاحب۔

جناب خورشید احمد جونیجو: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر آپ نے مجھے ٹائم دیا اور مجھے خوشی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا آخری نام ہے۔ اٹھارہ کے بعد آپ کا نام لکھا ہے۔

جناب خورشید احمد جونیجو: آج میں نے اس ایوان میں قسم اٹھائی۔

جناب سپیکر: میں ان کو دے دوں پہلے جو صاحب فیصل آباد سے ہیں۔

جناب خورشید احمد جونیجو: اور اس ایوان کا میں حصہ بنا۔ میں اپنی پارٹی قیادت کا خاص طور پر چیئرمین بلاول بھٹو صاحب کا، President آصف علی زرداری صاحب کا، ادی فریال کا اور ہماری محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کا عکس آصفہ بھٹو صاحبہ کا، ان سب کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس ایوان کیلئے منتخب کیا اور ٹکٹ دیا۔ مگر میں اپنے ورکروں کو اور میرے جو حلقے کے office barriers ہیں اور notables ہیں جن کی محنت سے میں اس ایوان میں پہنچا ہوں میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ سر یہ حلقہ جو ہے یہ historical حلقہ ہے۔ اس حلقے سے شہید ذوالفقار علی بھٹو

صاحب نے بھی الیکشن اڑا اور بی بی صاحبہ نے 1988ء میں جب سیاست کا دور شروع کیا تو وہ اس حلقے سے کھڑی ہوئیں اور اس حلقے سے دو دفعہ وزیر اعظم بنیں۔ 2007ء تک وہ اسی حلقے سے اپنا الیکشن لڑتی تھیں مگر مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ بی بی صاحبہ وزیر اعظم ہوتی تھیں یا باہر ہوتی تھیں میں 1990ء سے لے کر 2007ء تک، 17 سال میں نے بی بی صاحبہ کی طرف سے اس حلقے کو سنبھالا۔ لوگوں کے مسائل، وہاں کے ورکرز جو تھے یا وہاں کے لوگ تھے ان سب کو lookafter کرتا تھا اور بی بی صاحبہ کی الیکشن campaign کا انچارج بھی تھا۔ بلاول صاحب نے دو حلقوں سے الیکشن لڑا ایک لاڑکانہ اور ایک یہ جس حلقے 196 سے میں MNA بن کر آیا ہوں۔ پھر اس حلقے سے انہوں نے give-up کیا اور مجھے یہ ٹکٹ دی گئی۔ سر یہ جو حلقہ ہے یہ بہت ہی affected ہے خاص طور پر جو ہماری climate conditions ہیں اس سے یہ حلقہ بہت تباہ ہو چکا ہے۔ میں اپنے حلقے کی کچھ باتیں کروں گا اس پر میں نے تقریباً 4 مہینے کام کیا۔ ایک تو چیئرمین بلاول بھٹو صاحب کی الیکشن campaign کا بھی انچارج تھا اور covering candidate تھا۔ پھر اس کے بعد میرے اپنے الیکشن کی campaign شروع ہوئی تو تقریباً چار پانچ مہینے میں نے اس حلقے کے اوپر کام کیا۔ تو climate change کی وجہ سے یہ بہت affected ہوا ہے۔ اب یہ جو حلقہ ہے یہ رتوڈیرو سے شروع ہوتا ہے خضدار تک، پھر یہ قمبر سے شروع ہوتا ہے اور جھل مگسی تک جا کر لگتا ہے۔ اس پانی نے جو عموماً برسات کا جو پانی ہے وہ تقریباً ایک لاکھ کیوسک یہاں سے گزرتا ہے اور اس نے اس حلقے کا infrastructure تقریباً ٹوٹل تباہ کر دیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر اعظم صاحب کو یہ request کروں گا کہ ان کیلئے ایک مخصوص فنڈ مہیا کیا جائے سندھ گورنمنٹ ضرور کرے گی مگر اس لئے کہ میں فیڈرل اسمبلی کا بھی حصہ ہوں تو ہم چاہتے ہیں کہ اگر وہ بھی ان کیلئے کچھ مخصوص فنڈز رکھیں۔ وہاں پر ہسپتالوں کے plus وہاں کے جو roads ہیں canal کا وہاں پر پانی نہیں ہے۔ وہاں پر

# قومی اسمبلی سیکرٹریٹ

## کراچی اور سابق فاٹا میں بجلی کے تعطل، زائد بلنگ اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ سے متعلق معاملہ پر قائمہ کمیٹی برائے توانائی (بجلی ڈویژن) کی رپورٹ

میں، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے توانائی (بجلی ڈویژن) ۲۹/اپریل، ۲۰۲۴ء کو کمیٹی کے سپرد کردہ کراچی اور سابق فاٹا میں بجلی کے تعطل، زائد بلنگ اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ سے متعلق معاملہ جو جناب محمد اقبال اور سید رفیع اللہ اراکین قومی اسمبلی کی جانب سے پیش کیا گیا پر رپورٹ ہذا پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

۲۔ کمیٹی حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہے:۔

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | **جناب محمد ادریس** | **چیئرمین** |
| (۲) | جناب امیر مقام | رکن |
| (۳) | ڈاکٹر طارق فضل چوہدری | رکن |
| (۴) | شیخ آفتاب احمد | رکن |
| (۵) | راجہ قمر الاسلام | رکن |
| (۶) | چوہدری نصیر احمد عباس | رکن |
| (۷) | سید مصطفیٰ کمال | رکن |
| (۸) | سیدہ نوشین افتخار | رکن |
| (۹) | رانا محمد حیات خان | رکن |
| (۱۰) | جناب محمد شہریار خان مہر | رکن |
| (۱۱) | جناب خورشید احمد جونیجو | رکن |
| (۱۲) | جناب نعمان اسلام شیخ | رکن |
| (۱۳) | سید ابرار علی شاہ | رکن |
| (۱۴) | سید وسیم حسین | رکن |
| (۱۵) | جناب جنید اکبر | رکن |
| (۱۶) | ملک انور تاج | رکن |
| (۱۷) | جناب شیر علی ارباب | رکن |
| (۱۸) | حاجی امتیاز احمد چوہدری | رکن |
| (۱۹) | جناب علی افضل ساہی | رکن |
| (۲۰) | ملک محمد عامر ڈوگر | رکن |
| (۲۱) | سردار اویس احمد خان لغاری<br>وزیر برائے توانائی (بجلی ڈویژن) | رکن بلحاظ عہدہ |

۳۔ کمیٹی نے ۱۱ جولائی، ۱۶/اگست، ۳/اکتوبر، ۲۰۲۴ء اور ۹ جنوری، ۲۰۲۵ء کو منعقدہ اپنے اجلاسوں میں (منسلکہ الف) کے طور پر موجود مذکورہ معاملہ پر بحث و تمحیص کی۔ کمیٹی نے معاملہ کو اس سفارش کے ساتھ نمٹا دیا کہ وزارت معاملہ کے مستقل حل کے لیے اپنی کاوشیں جاری رکھے۔

دستخط/۔
**(طاہر حسین)**
سیکرٹری جنرل
اسلام آباد، ۲۵ فروری، ۲۰۲۵ء

دستخط/۔
**(جناب محمد ادریس)**
چیئرمین

**جناب سپیکر:** اعظم صاحب Minister for Parliamentary Affairs یہ ذرا نوٹ کیجیے جو یہ بات کر رہے ہیں۔

**جناب محمد اقبال خان:** کیا اگر ایک طرف فاٹا کا انضمام کیا گیا وہاں پر وعدے کیے گئے transition period ہے، وہاں پر taxes شروع ہو گئے اور وہاں پر جو بجلی تھی وہ ختم کر دی گئی ہے تو قبائل کے لوگ کہاں جائیں، قبائل میں کاروبار نہیں ہیں، جو روزگار کے مواقع تھے وہاں جو کاشت کا کام تھا وہاں پر بھنگ وہ سب کچھ ختم کر دی گئی ہے تو لہٰذا میں آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ ایک جو NFC Award کے جو پیسے ہیں وہ release کیے جائیں تاکہ وہاں پر جو جاری منصوبے ہیں وہ پایۂ تکمیل تک تو پہنچے۔ وہاں پر بجلی کے جو سولہ ارب روپے سالانہ دیا کرتے تھے وہ پھر سے وہاں پر جاری کر دیے جائیں تاکہ قبائل کے بچے تعلیم حاصل کر سکیں، وہاں پر رات کو اور نہ دن کو بجلی ہوتی ہے اور وہاں پر جو فیکٹریاں ہیں ان کو چوبیس گھنٹے بجلی ملتی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ بجلی کاٹ دی گئی ہے ان کی بحالی وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے وہ فوری طور پر بحال کی جائے۔ شکریہ۔

**جناب سپیکر:** جناب امیر مقام صاحب۔

**وزیر برائے ریاستیں و سرحدی امور، امور کشمیر و گلگت بلتستان (انجینئر امیر مقام):** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! شکریہ جناب سپیکر! ہم کافی عرصے سے جب سے اسمبلی بنی ہے اور نئی پارلیمنٹ وجود میں آئی ہے۔ اسی طرف سے ایک بات سنتے آ رہے ہیں آئین اور قانون۔ میں نے آج ان سے یہ استدعا ہے کہ

صاحب کو کہیں کہ اس HESCO کے مسئلے کو فوری طور پر take up کریں۔ کیونکہ HESCO کے ملازمین چھٹیوں پر جا رہے ہیں کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

**جناب سپیکر:** اقبال آفریدی صاحب on Point of Order۔ ایک سیکنڈ آفریدی صاحب، دیکھیے یہ لسٹ آپ کی جماعت نے لکھ کر دی ہے وہ باری آئے گی تو دوں گا۔ ابھی اقبال آفریدی صاحب بات کرلیں۔

**جناب محمد اقبال خان:** شکریہ جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں اپنے محترم اپنے قائد عمران خان صاحب کا کہ اس کے دور میں فاٹا میں مثالی امن رہا، وہاں پر خوشی تھی، وہاں پر کاروبار تھا، وہاں پر صحت کارڈ تھا، وہاں پر لنگر خانے تھے۔ لیکن جیسے ہی 2022 میں ان کی حکومت ختم ہوگئی تو فاٹا کی عوام ظلم، جبر و بربیت کا شکار ہوئی۔ وہاں پر پھر سے militancy کا دور آیا، وہاں پر drone attacks شروع ہو گئے، وہاں پر جو امن تھا وہ ختم کر دیا گیا، پھر وہاں پر طالبان آگئے اور ان کے گھروں میں گھس گئے ہیں اور وہاں پر سیکیورٹی فورسز والے آگئے ہیں اور جو رہی سہی کسر تھی وہ بھی ختم ہو گئی اور وہاں پر پھر سے militancy کا دور آگیا ہے اور لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! عمران خان کے دور حکومت میں چھ گھنٹے بجلی ملتی تھی قبائلی عوام کو اور آج جو ہے ان پر بجلی بند کر دی گئی ہے، جو سولہ ارب روپے عمران خان صاحب دے رہے تھے ان کو ختم کر کے اب فاٹا میں بجلی کاٹ دی گئی ہے۔

**سید رفیع اللہ:** بہت شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس ہاؤس۔

(مداخلت)

**جناب سپیکر:** نہیں، نہیں تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔

**سید رفیع اللہ:** جناب سپیکر! میری آپ سے ریکویسٹ یہ ہے کہ میرے ان دوستوں کو کہیں کہ جب اس سائیڈ سے بات ہو رہی ہوتی ہے تو اتنا شور کیوں کرتے ہیں؟ کیا یہاں سے اتنی کچی بات ہوتی ہے کہ آپ، مطلب یہ ضروری ہے کہ جب وہاں سے بات ہوگی تو پھر یہ شور شراب ہے ہم یہاں نہیں کر سکتے۔ کیا ہمارے کسی نے منہ اور، ہم ایک پولیٹیکل ورکر ہیں۔ آپ کی آواز، آپ کو جب فلور دیا جاتا ہے، آپ کے سینیئر کو فلور دیا جاتا ہے کھل کے آپ بات کرتے اور کریں۔ اتنا حوصلہ رکھیں کہ دوسرے معزز ممبر کی بھی بات آپ سنیں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ آپ کے شور شرابے سے شاید وہ موقف اس طریقے سے نہ پہنچے لوگوں تک۔

تو جناب سپیکر میں آتا ہوں اپنے حلقے کے حوالے سے خاص طور سے کراچی میں، میں نے اس دن بھی آپ سے ایک بل کا ذکر کیا تھا جس میں آپ نے مہربانی فرمائی تھی کہ کاپی مانگی تھی میں نے آپ کے آفس میں دی ہے۔ سر ابھی بھی کراچی میں اس دن منسٹر صاحب گئے، انہوں نے بھی commitment کی سر گھنٹوں گھنٹو بجلی نہیں ہے اور لوگ پریشان ہیں، patients مریض اور خاص طور سے پھر دوبارہ over-billing بھی یہ کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد بولتے ہیں کہ یہ علاقہ faulty ہے یہ علاقہ جناب سپیکر! اگر ہاؤس اس طریقے سے، انہوں نے اس طریقے یہ behavior رکھنا ہے۔ تو اس طرح میں بھی کر سکتا ہوں، اس سے اچھا کر سکتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** ایک سیکنڈ، میری آنر ایبل ممبرز سے گزارش ہے آپ کو بھی point of orders مل رہے ہیں۔ یہی موقع ہے آپ لوگوں کے بات کرنے کا۔ اگر آپ لوگ سب کی بات سن لیں گے تو پھر یہ بھی disturb نہیں کریں گے اور آپ بھی disturb نہیں۔ تو اس لیے مہربانی کر کے ایک بڑا important point ہے جس طرح اقبال آفریدی صاحب نے کہا تھا اسی طرح یہ بھی point such کر رہے ہیں جو کہ نیشنل interest کی چیز ہے۔ جی

**سید رفیع اللہ:** جناب اسپیکر بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اقبال آفریدی صاحب کو بھی second کرتا ہوں۔ خیبر پختون خواہ کا وہ حصہ جو merge ہو چکا ہے not FAT چونکہ merge ہو چکا ہے اب وہ خیبر پختونخوا کا حصہ ہے۔ اس ایریے میں بھی آج بھی اگر ان کے ساتھ یہ سلوک کیا جارہا ہے، بلوچستان میں جو کہ B area کہا جاتا ہے پشین، ژوب، لورالائی آپ کا قلات اور خضدار چلے جائیں چھ چھ گھنٹے کی بجلی دی جاتی ہے اور وہاں پر ہماری زراعت تباہ ہو رہی ہے۔

تو میری آپ سر جناب سپیکر یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں خاص طور سے کے الیکٹرک کے حوالے سے اس ایشو پہ یا منسٹر صاحب کو پابند کریں اس کو کمیٹی میں بھیجیں۔ ایک پچھلے دور میں ہماری اس پہ ایک بڑی زبر دست بات چیت ہوئی تھی جب یہ قائمہ کمیٹی میں آئے تھے۔ تو تھوڑا فرق پڑا تھا۔ آپ سے میری humble request ہے اگر آپ بہتر سمجھتے ہیں تو اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں تاکہ جو آپ کمیٹیاں form کرنے جارہے ہیں۔ اس میں ہم اس ایشو کو properly کیونکہ منسٹر صاحب کے جانے سے ایشو حل نہیں ہوا۔ اور اگر آپ ان کو وہاں پر کمیٹی میں یہ آتے ہیں۔ تو responsible بنتے ہیں پھر وہاں answerable ہوتے ہیں اور کوئی commitment کر کے جاتے ہیں تھوڑی بہت ہمیں اس سے ایک ریلیف مل جاتا ہے۔ Thank you سر۔

**جناب سپیکر:** جی یہ ٹھیک ہے کہ ایک important issue ہے فاٹا کا بھی اور یہ بھی۔ اس کو کمیٹی میں refer کر دیں گے۔

Followed by P15Apr29.

جناب حمید حسین: تو ان کے خلاف انہوں نے یہ پیسے demand کیئے ہیں اور اس وجہ سے وہ ان کے خلاف مطلوب کا لفظ لکھ لیتے ہیں جو کہ ECL میں ڈال دیئے جاتے ہیں تو اس میں ایسے غریب لوگ ہیں جو گیارہ بارہ سال سے اُدھر پڑے ہیں اور وہ اپنے ملک نہیں آسکتے۔ کیونکہ ان کے پاس وہ پیسے نہیں ہیں جو انہوں نے ان پر penalty ڈالی ہے تو اس وجہ سے وہ گیارہ بارہ یا پندرہ سال سے ادھر ہی پڑے ہیں ۔کچھ آٹھ سال سے اور وہ غریب لوگ آج تک ادھر ہی ہیں اِدھر اپنے ملک نہیں آسکتے۔ تو میرا یہ مطالبہ ہے کہ جو concerned Foreign Office ہے یا Middle East سے جن کا تعلق ہے ان کو یہ بتایا جائے کہ ان غریب لوگوں کے پاس یہ پیسے نہیں ہیں۔ کسی طریقے سے یا تو سعودی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ جو زکوٰۃ وغیرہ وہ دیتے ہیں اسی لحاظ سے ان کی payment کر دیں یا گورنمنٹ کوئی اس طرح ان کی کوئی payment کروا کر ان کی جان چھڑائی جائے تا کہ وہ اپنے بچوں سے مل جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب یہ لیجیے۔ منسٹر صاحب کو دیں تا کہ relevant منسٹری سے کریں یہ لوگ جو محنت کر کے پاکستان پیسے بھیجتے ہیں۔

جناب حمید حسین: سپیکر صاحب یہ بہت سارے دوسرے ملکوں میں بھی ہیں، اور بھی بہت سارے ملکوں میں ایسے غریب لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: آپ covering letter لکھ کر اس میں ساری details لکھ کر دیجئے۔

جناب حمید حسین: میں پکڑا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تا کہ یہ آگے اس کو take-up کریں۔

جناب حمید حسین: اس کے ساتھ سر میں اپنے اقبال بھائی کی بات آگے بڑھاتے ہوئے کہ جس [redacted] طرح فاٹا میں بجلی کا بحران ہے۔

[redacted]

جاری۔۔۔

**سید رفیع اللہ:** تھوڑا بہت ہمیں اس سے ایک relief مل جاتا ہے۔ شکریہ۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے ایک important ایشو ہے فاٹا کا بھی اور یہ بھی۔ اس کو committee میں refer کر دیں گے۔ حمید حسین صاحب on point of order۔

(مداخلت)

**جناب سپیکر:** نہیں جواب نہ دیں انہوں نے آپ کا نام نہیں لیا۔ حمید صاحب۔

**جناب حمید حسین:** بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر میں آپ کی اور اس House کی توجہ ایک بہت ہی اہم نقطہ کی طرف attract کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح سب کو معلوم ہے کہ ہمارا ایک بہت غریب، مزدور اور محروم طبقہ ملک سے باہر مزدوری کیلئے جاتا ہے اور وہ اِدھر سے جا کر ہمارے ملک کے زرمبادلہ میں کافی حد تک اپنا حصہ بھی ڈالتے ہیں۔ وہ غریب لوگ جہاں جب ادھر مزدوری کرتے ہیں تو کچھ لوگ اپنے sponsor سے جب پیسے مانگتے ہیں تو بجائے اس کے کہ sponsors ان کو اپنے پیسے دیدیں ان کے خلاف اپنا کوئی claim کروا لیتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے میرے پاس اپنوں حلقے کے کچھ 15 یا 16 بندوں کی لسٹ بھی پڑی ہے جو ادھر لیگل طور پر stay کر رہے ہیں لیکن ان کے خلاف انہوں نے claim، کسی نے 16 ہزار سعودی ریال، کسی کے ذمہ 15 ہزار اور اس طرح کے۔

**جناب سپیکر:** اعظم صاحب یہ جو بات کر رہے ہیں ذرا یہ نوٹ کریں پھر refer کریں to the relevant Ministry.

جناب سپیکر: وہ ہم کمیٹی کو refer کر رہے ہیں آپ نے بھی ذکر کیا، پہلے بھی کیا۔

[redacted]

جناب حمید حسین: سر بہت برا حال ہے اس پر لازماً غور کیا جائے اور اس کی بات کی جائے۔

جناب سپیکر: اس کو ہم کمیٹی کو refer کر دیں گے۔

[redacted]

جناب حمید حسین: ٹھیک ہے، Thank you۔

جناب سپیکر: خورشید جونیجو صاحب۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ کا تو لسٹ میں نام ہی نہیں ہے آپ کدھر سے آگئے۔ خورشید جونیجو صاحب۔

جناب خورشید احمد جونیجو: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر آپ نے مجھے ٹائم دیا اور مجھے خوشی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا آخری نام ہے۔ اٹھارہ کے بعد آپ کا نام لکھا ہے۔

جناب خورشید احمد جونیجو: آج میں نے اس ایوان میں قسم اٹھائی۔

جناب سپیکر: میں ان کو دے دوں پہلے جو صاحب فیصل آباد سے ہیں۔

جناب خورشید احمد جونیجو: اور اس ایوان کا میں حصہ بنا۔ میں اپنی پارٹی قیادت کا خاص طور پر چیئرمین بلاول بھٹو صاحب کا، President آصف علی زرداری صاحب کا، ادی فریال کا اور ہماری محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کا عکس آصفہ بھٹو صاحبہ کا، ان سب کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس ایوان کیلئے منتخب کیا اور ٹکٹ دیا۔ مگر میں اپنے ورکروں کو اور میرے جو حلقے کے office barriers ہیں اور notables ہیں جن کی محنت سے میں اس ایوان میں پہنچا ہوں میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ سر یہ حلقہ جو ہے یہ historical حلقہ ہے۔ اس حلقے سے شہید ذوالفقار علی بھٹو

صاحب نے بھی الیکشن اڑا اور بی بی صاحبہ نے 1988ء میں جب سیاست کا دور شروع کیا تو وہ اس حلقے سے کھڑی ہوئیں اور اس حلقے سے دو دفعہ وزیر اعظم بنیں۔ 2007ء تک وہ اسی حلقے سے اپنا الیکشن لڑتی تھیں مگر مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ بی بی صاحبہ وزیر اعظم ہوتی تھیں یا باہر ہوتی تھیں میں 1990ء سے لے کر 2007ء تک، 17 سال میں نے بی بی صاحبہ کی طرف سے اس حلقے کو سنبھالا۔ لوگوں کے مسائل، وہاں کے ورکرز جو تھے یا وہاں کے لوگ تھے ان سب کو lookafter کرتا تھا اور بی بی صاحبہ کی الیکشن campaign کا انچارج بھی تھا۔ بلاول صاحب نے دو حلقوں سے الیکشن لڑا ایک لاڑکانہ اور ایک یہ جس حلقے 196 سے میں MNA بن کر آیا ہوں۔ پھر اس حلقے سے انہوں نے give-up کیا اور مجھے یہ ٹکٹ دی گئی۔ سر یہ جو حلقہ ہے یہ بہت ہی affected ہے خاص طور پر جو ہماری climate conditions ہیں اس سے یہ حلقہ بہت تباہ ہو چکا ہے۔ میں اپنے حلقے کی کچھ باتیں کروں گا اس پر میں نے تقریباً 4 مہینے کام کیا۔ ایک تو چیئرمین بلاول بھٹو صاحب کی الیکشن campaign کا بھی انچارج تھا اور covering candidate تھا۔ پھر اس کے بعد میرے اپنے الیکشن کی campaign شروع ہوئی تو تقریباً چار پانچ مہینے میں نے اس حلقے کے اوپر کام کیا۔ تو climate change کی وجہ سے یہ بہت affected ہوا ہے۔ اب یہ جو حلقہ ہے یہ رتوڈیرو سے شروع ہوتا ہے خضدار تک، پھر یہ قمبر سے شروع ہوتا ہے اور جھل مگسی تک جا کر لگتا ہے۔ اس پانی نے جو عموماً برسات کا جو پانی ہے وہ تقریباً ایک لاکھ کیوسک یہاں سے گزرتا ہے اور اس نے اس حلقے کا infrastructure تقریباً ٹوٹل تباہ کر دیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر اعظم صاحب کو یہ request کروں گا کہ ان کیلئے ایک مخصوص فنڈ مہیا کیا جائے سندھ گورنمنٹ ضرور کرے گی مگر اس لئے کہ میں فیڈرل اسمبلی کا بھی حصہ ہوں تو ہم چاہتے ہیں کہ اگر وہ بھی ان کیلئے کچھ مخصوص فنڈز رکھیں۔ وہاں پر ہسپتالوں کے plus وہاں کے جو roads ہیں canal کا وہاں پر پانی نہیں ہے۔ وہاں پر